# تحفۃ المبتدی

از افادات عالیہ

مجود اعظم، مخدوم القراءت حضرت قاری

مقری ابن ضیاء محب الدین احمد علیہ الرحمہ الٰہ آبادی

https://alislami.net

# فہرست



| نمبر شمار | عنوانات | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| (1) | پہلا سبق: اَعُوْذُ بِاللّٰہ اور بِسْمِ اللّٰہ کا بیان | 116 |
| (2) | دوسرا سبق: ترتیل کی تعریف اور اس کے اجزاء کا بیان | 117 |
| (3) | تیسرا سبق: وقف کا بیان | 118 |
| (4) | چوتھا سبق: مخارج حروف کا بیان | 120 |
| (5) | پانچواں سبق: صفات لازمہ کے بیان میں | 121 |
| (6) | چھٹا سبق: حروف کے باریک اور پُر ہونے کا بیان | 123 |
| (7) | ساتواں سبق: مد کی تعریف و تقسیم کا بیان | 125 |
| (8) | آٹھواں سبق: مقدار مد کا بیان | 126 |
| (9) | نواں سبق: اظہار کا بیان | 127 |
| (10) | دسواں سبق: ادغام کا بیان | 128 |
| (11) | گیارہواں سبق: اخفاء کا بیان | 129 |
| (12) | بارہواں سبق: غنّہ کا بیان | 129 |
| (13) | آخری سبق: قراءت کا بیان | 131 |





https://alislami.net

# تحفۃ المبتدی

بِسۡمِ اللہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

امابعد! احقر ابن ضیاء محب الدین احمد عفی عنہ ساکن قصبہ نارا ضلع الہ آباد کہتا ہے کہ حضرت والد صاحب قبلہ نے جو کچھ اپنے رسالہ ''ضیاء القراءت'' میں تحریر فرمایا ہے بعض احباب کے اصرار کی وجہ سے اس کا انتخاب مبتدی کے ضبط کے لیے مختصر بیان کر کے میں نے اس کا نام ''تحفۃ المبتدی'' رکھا۔ اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرمائے۔ آمین وبہ نستعین

## پہلا سبق

### اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ اور بِسۡمِ اللّٰہِ کے بیان میں:

ابتدائے قراءت میں استعاذہ اور ابتدائے سورت میں بسملہ ضروری ہے۔ قراءت کا شروع اگر شروع سورت غیر سورۂ توبہ سے ہو تو اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ اور بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کو وصل اور فصل کے اعتبار سے قاری جس طرح چاہے پڑھے اور سورۂ توبہ کے شروع میں بسم اللہ نہ پڑھے اور شروع سورت کی بسم اللہ جب آخر سورت سے ملائی جائے تو شروع سورت سے بھی ملا کر پڑھی جائے اس صورت میں سورۂ توبہ سے پہلے سکتہ [1] بھی جائز ہے۔ اور درمیان سورت کے شروع قراءت میں صرف استعاذہ ضروری ہے مگر

(1) **سکتہ**: یعنی صرف آواز بند کر کے تھوڑا ٹھہرنا علاوہ سکتہ وصل اور وقف کا پایا جانا ظاہر ہے۔ ۱۲ منہ

اسم اللہ سے فصل چاہیے اور اگر بسم اللہ بھی پڑھے تو درمیان سورت سے وصل نہ کرے۔

## دوسرا سبق

### ترتیل کی تعریف اور اس کے اجزاء کے بیان میں:

ترتیل کی تعریف تجوید الحروف و معرفۃ الوقوف ہے، اس کے دو جز ہیں:

(۱) **تجوید:**۔ یعنی حرف کو اپنے مخرج اور صفت سے ادا کرنا، حرف یعنی وہ آواز جو کسی مخرج محقق یا مقدر پر اعتماد کرے، محقق جز و معین اجزائے حلق لسان، شفت اور مقدر جوف اور خیشوم ہے۔ پھر حرف کی دو قسمیں ہیں: اصلی اور فرعی۔ اصلی: الف سے یا تک انتیس ۲۹/ حرف مشہور ہیں۔ اور فرعی[1]: ہمزہ مسہلہ الف ممالہ صاد و یا مشمّہ۔ حرف غنہ الف و لام مفخمہ ہیں اور صفت یعنی حرف کی وہ حالت سختی نرمی وغیرہ جس سے صحت حرف اور ایک مخرج کے حرفوں میں امتیاز حاصل ہو۔ اس کی دو قسمیں ہیں:

(۱) **لازمہ** (۲) **عارضہ**

صفت لازمہ دو قسم پر ہے۔ **اوّل: متضادہ۔ دوسرے: غیر متضادہ**۔ اور صفت عارضہ بھی دو قسم پر ہے۔ اول: جو کسی حرف کے ملنے سے پیدا ہو۔ دوسرے: جو کسی صفت لازمہ کے سبب سے پیدا ہو۔

(۲) **معرفت وقوف:**۔ اس میں دو چیز کا جاننا ضروری ہے۔

اول: کیفیت وقف۔ یہ تین قسم پر ہے:

(1) امام حفص رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی عَلَیْہِ کے نزدیک صاد و یا مشمّہ کا حروف فرعیہ میں شمار نہیں ہے۔ ۱۲ منہ



https://alislami.net

(۱)اسکان (۲)اشمام (۳)رَوم

دوسرے: محل وقف۔ چوں کہ اس کا علم معنی کے جاننے پر موقوف ہے اس وجہ سے اس رسالہ [1] میں صرف ان کے رموز بیان کیے جائیں گے۔

**فائدہ:۔** اگر بوجہ ختم سانس اضطراراً وقف کیا جائے تو ایسے وقف کو اضطراری کہتے ہیں ورنہ وقف اختیاری کہتے ہیں۔

## تیسرا سبق

### وقف کے بیان میں:

وقف کے معنی ہیں آخر کلمہ غیر موصول پر سانس اور آواز کو توڑ کر ٹھہرنا اور سانس لینا اگر وقف بالاسکان کیا جائے تو حرف موقوف علیہ کو ساکن پڑھے لیکن اگر آخر کلمہ پر دو زبر ہوں تو الف سے اور اگر آخر کلمہ میں گول تا ہو تو ہائے ساکنہ سے بدلا جائے کیوں کہ وقف تابع رسم خط کے ہے۔ اور اگر وقف بالاشمام کیا جائے تو موقوف علیہ ساکن کے ضمہ کا ہونٹوں سے اشارہ کرے، یہ وقف صرف موقوف علیہ مضموم میں ہوتا ہے۔ اور اگر وقف بالروم کرے تو موقوف علیہ کی کچھ حرکت پڑھے، یہ وقف موقوف علیہ مفتوح میں نہ کرنا چاہیے۔ رَوم اور اشمام حرکت عارضی اور میم جمع اور تائے مدوّرہ میں نہیں ہوتا۔ وقف اختیاری میں آیات اور علامات کا اتباع کرے۔ علامتِ وقف مٓ، طٓا، جٓیم قوی اور باقی [2] ضعیف ہیں اور وقف اضطراری ہر کلمہ کے آخر پر ہوسکتا ہے۔

---

(1) مفصل بیان کتاب جامع الوقف سے معلوم ہوسکتا ہے۔ ۱۲ منہ

(2) مثل زا، صاد وغیرہ کے جو اکثر کلام پاک میں رموز بنے ہیں۔ ۱۲ منہ



https://alislami.net

**تنبیہ:۔** وسط کلمہ پر وقف نہ کرنا چاہیے، نہ وسط کلمہ سے ابتدا اور اعادہ کرنا چاہیے۔ اور دو کلمہ موصولہ حکم میں ایک (1) کلمہ کے ہے۔ اگر غیر علامت وقف پر وقف کیا جائے تو ناواقف کو اعادہ یعنی موقوف علیہ کے ماقبل سے لوٹانا چاہیے۔

## سوالات ماسبق

☆(۱) شروع قراءت اور شروع سورت کے حکم میں کیا فرق ہے؟

☆(۲) شروع قراءت درمیان سورت کا کیا حکم ہے؟

☆(۳) شروع قراءت شروع سورت میں وصل اور فصل کے اعتبار سے وجوہ عقلیہ جائزہ کس قدر ہیں؟

☆(۴) شروع قراءت درمیان سورت میں بسملہ پڑھنے کی صورت میں جو وجہ ناجائز ہو وہ بیان کرو؟

☆(۵) شروع سورت درمیان قراءت کا حکم بیان کرو؟

☆(۶) شروع سورت درمیان قراءت میں کون سی وجہ ناجائز ہے؟

☆(۷) درمیان قراءت میں سورۂ توبہ شروع کرنے کے طریقے بیان کرو؟

☆(۸) ترتیل اور تجوید میں کیا فرق ہے؟

☆(۹) حرف کی تعریف اور تقسیم بیان کرو؟

☆(۱۰) حفص رَحۡمَۃُ اللہِ تعالٰی عَلَیۡہِ کے نزدیک کتنے حرف فرعی ہیں؟

---

(1) مثل بِئۡسَ مَا وغیرہ کے بعض جگہ ایک ہی میں لکھا ہے، ایسی صورت میں بِئۡسَ پر وقف نہ کرنا چاہیے بلکہ لفظ ما کو بھی ملالیں، اسی طرح دوسرا کلمہ موصولہ سے ابتدا و اعادہ جائز نہیں۔ دیکھو معرفۃ الرسوم۔ ۱۲ منہ



https://alislami.net

☆(۱۱)وقف میں کن باتوں کا جاننا ضروری ہے؟

☆(۱۲)جب تائے مدوّرہ پر دو زبر ہوتے ہیں تو تنوین بحالت وقف الف سے کیوں نہیں بدلی جاتی؟

☆(۱۳)وقف بالروم اور وقف بالاشمام موقوف علیہ منون اور ہائے ضمیر میں ہوسکتا ہے یا نہیں؟

☆(۱۴)وقف اختیاری کے مواقع بیان کرو؟

☆(۱۵)وقف اور سکتہ ابتدا اور اعادہ میں کیا فرق ہے؟

## چوتھا سبق

### مخارج حروف کے بیان میں:

(۱)الف اور واو اور یا مدہ کا مخرج جوف ہے۔

(۲)ب اور میم اور واو کا مخرج دونوں لب ہیں۔

(۳)ت اور ط اور د مہملہ کا مخرج اوپر کے سامنے والے بڑے دونوں دانتوں کی جڑ اور سرا زبان ہے۔

(۴)ث اور ظ اور اور ذ کا مخرج انھیں دونوں دانتوں کی نوک اور سرا زبان ہے۔(۵)ج اور ش اور ی کا مخرج بیچ زبان اور تالو ہے۔

(۶)ح اور ع مہملہ کا مخرج بیچ حلق ہے۔

(۷)خ اور غ کا مخرج آخری حلق منہ کی طرف ہے۔

(۸)ر مہملہ کا مخرج پشت زبان قریب سرا زبان اور تالو۔



https://alislami.net

(۹) زٓ اور سٓ اور صٓ مہملہ کا مخرج سامنے کے دانتوں کا سرا اور سرا زبان ہے۔

(۱۰) ضٓ کا مخرج ڈاڑھ اور کنارہ زبان ہے۔

(۱۱) فٓ کا مخرج سامنے کے دونوں دانتوں کا کنارہ اور نیچے کا ہونٹ ہے۔

(۱۲) قٓ کا مخرج جڑ زبان اور تالو ہے۔

(۱۳) کٓ کا مخرج قاف کے مخرج کے بعد منھ کی طرف کچھ ہٹ کر ہے۔

(۱۴) لٓ کا مخرج ضاد کے مخرج کے بعد کنارہ زبان اور دانتوں کی جڑ ہے۔

(۱۵) نٓ کا مخرج نوک زبان اور تالو ہے۔

(۱۶) ہمزہٓ اور ہٓ کا مخرج شروع حلق ہے۔

(۱۷) غنہ کا مخرج خیشوم ہے۔

**فائدہ:** ۔ الف ہمیشہ مدّہ ہوتا ہے اور یٓ جب ساکن ماقبل مکسور اور وٓ جب ساکن ماقبل مضموم ہو تو مدّہ ہوتے ہیں ورنہ غیر مدہ اور وٓ، یٓ ساکن ماقبل مفتوح کو حرف لین کہتے ہیں۔ اور **مخرج پہچاننے کا طریقہ** یہ ہے کہ حرف متحرک کے بعد ہائے سکتہ یا حرف ساکن کے قبل ہمزۂ متحرکہ لگا کر ادا کیا جائے جیسے: بَہْ یا اَبْ اگر یہ ادا موافق کتب تجوید ہے تو صحیح ہے ورنہ غلط ہوگا۔ اسی وجہ سے صحیح مخرج کا جاننا ضروری ہے۔

## پانچواں سبق

### صفات لازمہ کے بیان میں:

جس صفت لازمہ کے لیے کوئی صفت ضد ہو وہ متضادہ ہے ورنہ غیر متضادہ، اور متضادہ آٹھ ہیں:



https://alislami.net

(۱) **همس**:۔ یعنی حرف کا اس قدر ضعیف ہونا کہ سانس جاری رہ سکے ایسے حروف کو مہموسہ کہتے ہیں جو ''فَحَثَّهُ شَخْصٌ سَكَتْ'' کے حروف ہیں، باقی حروف مجہورہ ہیں۔

(۲) **جهر**:۔ جو ضد ہمس کی ہے اس کے حروف کو مجہورہ کہتے ہیں۔

(۳) **شدت**:۔ یعنی حرف کا اس درجہ سخت ہونا کہ آواز بند ہوجائے ایسے حرف کو شدیدہ کہتے ہیں جو ''اَجِدُ قَطٍّ بَكَتْ'' ہیں اور جس کی سختی میں کمی ہے وہ متوسطہ ''لِنْ عُمَرْ'' ہیں، ان دونوں قسموں کے سواسب حروف رخوہ ہیں۔

(۴) **رخو**:۔ ضد شدت کی ہے۔

(۵) **استعلاء**:۔ یعنی حرف کے ادا میں جڑ زبان کا اوپر چڑھ جانا ایسے حرف کو مستعلیہ کہتے ہیں جو ''خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ'' ہیں باقی سب مستفلہ ہیں۔

(۶) **استفال**:۔ ضد استعلاء کی ہے۔

(۷) **اطباق**:۔ یعنی حرف کے ادا میں بیچ زبان کا بھی اٹھ جانا ایسے حروف کو مطبقہ کہتے ہیں جو ص، ض، ط، ظ ہیں، باقی سب منفتحہ ہیں۔

(۸) **انفتاح**:۔ ضد اطباق کی ہے۔

(۹) **صفیر** (1):۔ اس کے حرف ز، س، ص میں تیز آواز مثل سیٹی کے نکلے۔

(۱۰) **قلقله**:۔ اس کے حروف جب ساکن ہوں تو ان میں سخت آواز لوٹتی ہوئی ظاہر ہو اور وہ حروف ''قُطْبُ جَدٍ'' ہیں۔

---

(1) یہاں سے صفات غیر متضادہ شروع ہوئے۔



https://alislami.net

(۱۱)**لین:**۔ اس کے دونوں (1) حرفوں میں نرمی اور صلاحیت مد کی ہے۔

(۱۲)**تفشی:**۔ یعنی اس کے حرف شین کی آواز پھیلی ہوئی نکلے۔

(۱۳)**استطالہ:**۔ اس کے حرف ض میں باوجود درازی مخرج بتدریج آواز نکلنے کی وجہ سے کسی قدر درازی ہے۔

(۱۴)**تکریر:**۔ اس کے حرف رؔ میں قوت مکرر ہونے کی ہے مگر مکرر پڑھنا غلطی ہے۔

(۱۵)**انحراف:**۔ اس کے حروف لؔ، رؔ میں ہر ایک کی آواز اپنے مخرج سے دوسرے مخرج کی طرف پھرتی ہے مگر یہ حد سے تجاوز نہ کرے ورنہ ایک دوسرے سے بدل جائے گا۔ چنانچہ بعض سے یہ غلطی ہو جاتی ہے۔

**تنبیہ:**۔ ہر حرف میں کم سے کم چار صفتیں ضرور پائی جائیں گی۔ پڑھنے والے کو چاہیے کہ غور کر کے ہر ہر حرف کے جس قدر صفات ہوں سمجھ کر ان کے ادا کرنے کی کوشش کرے تاکہ تجوید کامل ہو۔

**فائدہ:**۔ جس طرح مخارج حروف صفات پر رتبۃً مقدم ہیں اسی طرح صفات عارضہ لازمہ سے مؤخر ہیں۔ لہٰذا بعد بیانِ لازمہ کے اب صفات عارضہ بیان کیے جائیں گے۔

## چھٹا سبق

## حروف کے باریک اور پُر کے بیان میں:

الف پُر اور باریک پڑھے جانے میں اپنے ماقبل کا تابع ہے۔ لاؔم صرف لفظ اللہ کا پُر ہوگا

---

(1) واو ساکن یا ساکن ماقبل زبر ہو، جیسے اَوْ حَیْنَا۔۱۲



https://alislami.net

جب کہ زبر یا پیش کے بعد ہو۔ راؔ کو پُر پڑھنا چاہیے مگر جب رامکسور ہو۔ راساکن کے قبل یؔ ساکنہ یا کسرہ اصلیہ متصلہ ہو اور اس را کے بعد کوئی حرف مستعلیہ اسی کلمہ میں نہ ہو تو باریک ہوگی لیکن کُلُّ فِرْقٍ میں باریک بھی ثابت ہے اور رامشددہ مثل مخففہ [1] کے ہے اور راموقوفہ حکم میں راساکنہ کے ہے مگر رامرامہ [2] حکم میں رامتحرکہ کے اور رامماله حکم میں رامکسورہ کے ہے، حروف مستعلیہ مطلقاً پُر اور بقیہ حروف مطلقاً باریک پڑھے جاتے ہیں۔

## سوالات ماسبق

☆(۱) مخرج کی تعریف اور تقسیم بیان کرو۔

☆(۲) مخرج محقق کسے کہتے ہیں؟

☆(۳) حلق اور شفت میں کتنے مخرج ہیں؟

☆(۴) ظاؔ اور زاؔ، ذالؔ معجمہ کا مخرج بیان کرو۔

☆(۵) حرف متحرک کے مخرج معلوم کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

☆(۶) صفت کی تعریف کیا ہے اور اس کی کتنی قسمیں ہیں؟

☆(۷) ہمس، جہر وغیرہ صفت کی قسمیں ہیں یا یہ خود صفت ہیں۔

☆(۸) مہموسہ، رخوہ، مجہورہ، شدیدہ کا فرق بیان کرو۔

☆(۹) حرف زاؔ کے صفات بیان کرو، اس میں سختی کیوں پائی جاتی ہے؟

---

(1) رامشددہ موقوفہ راساکنہ کے حکم میں ہے اور رامشددہ بحالت وصل رامتحرکہ کے حکم میں ہے، لفظ مخففہ سے دونوں کا حکم ظاہر ہے۔ ۱۲ منہ

(2) یعنی جس را پر وقف بالروم کیا جائے وہ بوجہ قلیل حرکت ظاہر ہونے کے رامتحرکہ کے حکم میں ہے۔ ۱۲ منہ



https://alislami.net

☆(۱۰)صفت عارضہ جو کسی صفت لازمہ کے سبب سے پیدا ہوتی ہیں کس قدر ہیں؟

☆(۱۱)الف، لام، را میں کون سی صفت عارضہ پائی جاتی ہے؟

☆(۱۲)رامشددہ موقوفہ کا حکم بیان کرو۔

☆(۱۳)"خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ" کے حرفوں میں کوئی صفت عارضہ بھی پائی جاتی ہے یا نہیں؟

☆(۱۴)فِرْقَةٍ میں صفت عارضہ کی کون قسم پائی جاتی ہے؟

☆(۱۵)راساکنہ سے پہلے کسرہ ہو تو کن صورتوں میں راپُر ہوگی؟

## ساتواں سبق

### مد کی تعریف اور تقسیم کے بیان میں:

مد یعنی حرف مد اور حرف لین کی مقدار روایت کے موافق مقدار اصلی سے زیادہ کرنا بشرط ملنے ہمزہ یا سکون کے، اس کو مد فرعی کہتے ہیں۔ پس اگر حرف مد کے بعد ہمزہ ہو تو اس کی دو قسمیں ہیں:

(۱) **متصل**:۔ جب کہ ہمزہ سے پہلے حرف مد ایک ہی کلمہ میں ہو۔

(۲) **منفصل**:۔ جب کہ ہمزہ سے پہلے حرف مد دوسرے کلمہ میں ہو۔

اور اگر حرف مد کے بعد سکون ہو تو اس کی بھی دو قسمیں ہیں:

(۱) **مد عارض**:۔ جب حرف مد کے بعد سکون عارضی ہو۔

(۲) **مد لازم**:۔ جب کہ حرف مد کے بعد سکون لازمی ہو۔

اس کی بھی دو قسمیں ہیں:



https://alislami.net

**(۱) لازم مثقل:**۔ جب کہ حرف مد کے بعد ساکن مشدد ہو۔

**(۲) لازم مخفف:**۔ جب کہ حرف مد کے بعد ساکن مخفف ہو۔ پھر مثقل یا مخفف اگر حروف مقطعات میں ہوں تو لازم مثقل یا مخفف حرفی ہوں گے ورنہ مثقل یا مخفف کلمی ہوں گے۔

**فائدہ:**۔ اگر سکون لازمی سے پہلے حرف لین ہو تو مد لین لازم کہتے ہیں۔ اور اگر سکون عارضی سے پہلے حرف لین ہو تو مد لین عارض کہتے ہیں۔

## آٹھواں سبق

### مقدار مد کے بیان میں:

حرف مد ضعیف کے بعد ہمزہ یا سکون کی وجہ سے ثقل ہوتا ہے اس وجہ سے مد کیا جاتا ہے، پھر اثقل میں طول اور ثقیل میں توسط ہوتا ہے۔ مد متّصل اور منفصل میں بروایت حفص رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ عَلَیْہِ صرف توسط ہے، اس کی مقدار دو یا ڈھائی یا چار الف ہے۔ لیکن جب مد متّصل میں ہمزہ بوجہ وقف ساکن ہو تو طول بھی جائز ہے، اس کی مقدار تین یا پانچ الف ہے مگر قصر جائز نہیں، تاکہ مد متّصل میں ترک مد نہ لازم آئے۔ اور اگر اس کلمہ پر وقف کیا جائے جس میں مد منفصل ہے تو صرف قصر ہوگا اور قصر کی مقدار طبعی ایک الف ہے۔ اور مد لازم میں صرف طول ہے۔ اور مد عارض میں طولؔ، توسطؔ، قصرؔ تینوں جائز ہیں۔ اور اس توسط کی مقدار دو یا تین الف ہے اس میں قصر سے مد اولیٰ ہے، کیوں کہ شرط مد سکون کی وجہ سے اولیٰ پورا مد طول ہے اور سکون عارضی ضعیف کی وجہ سے ناقص مد توسط بہتر ہے۔ اور عارضی غیر معتبر کی وجہ سے مد فرعی نہ کرنا یعنی قصر جائز ہے۔



https://alislami.net

**فائدہ:۔** حروف مدہ زمانی شدیدہ آنی اور ضاد قریب زمانی ہیں اور چوں کہ بقیہ حروف قریب آنی ہیں، اس لیے مدہ کے قصر سے حرف لین کا قصر کم ہوگا۔

**تنبیہ:۔** باعتبار اوجہ اور مقدار کے ایک قسم کے مدوں میں مساوات ہونا چاہیے اور چند قسم کے مدوں میں قوی کو ضعیف پر ترجیح نہ دینا چاہیے اور طرق (1) میں کہیں خلط نہ کرنا چاہیے۔

فائدہ:۔ الٓمّٓ جب لفظ اللّٰہ سے ملا کر پڑھا جائے تو ہمزہ وصلی گرا کر میم کو مفتوح پڑھنا چاہیے لیکن اس وقت بہ سبب حرکت عارضی کے قصر بھی جائز ہے۔

**فائدہ:۔** مدلین خواہ لازم ہو یا عارض دونوں (۲) میں طول، توسط، قصر جائز ہے۔

## نواں سبق

### اظہار کے بیان میں:

اظہار یعنی حرف کو اپنے اصلی مخرج اور جملہ صفات لازمہ سے ادا کرنا ہر حرف کو ہر حالت میں اظہار ہی کے ساتھ ادا کرنا چاہیے۔ مگر جب اظہار میں کوئی ثقل ہو تو یہ ثقل مثل ادغام، اخفاء، اقلاب وغیرہ سے جس طرح ممکن ہوتا ہے موافق روایت کے رفع کیا جاتا ہے لیکن اظہار کا اطلاق

---

(1) حفص رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالیٰ عَلَیْہِ کے دو طریق ہیں:

(۱) علامہ شاطبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالیٰ عَلَیْہِ (۲) دوسرے علامہ جزری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالیٰ عَلَیْہِ۔

پس التزام طریق کی صورت میں دونوں طریق کو خلط نہ کرنا چاہیے۔ مثلاً بطریق جزری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالیٰ عَلَیْہِ مد متصل میں طول مد منفصل میں قصر ہے تو طریق شاطبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالیٰ عَلَیْہِ سے پڑھنے والے کو ایسا نہ کرنا چاہیے بلکہ دونوں میں توسط کرنا چاہیے۔ کیوں کہ خلط فی الطریق قراء کے نزدیک جائز نہیں۔ ۱۲ منہ

(2) مگر دونوں میں فرق یہ ہے کہ لین لازم میں قصر سے مد اور توسط سے طول اور لین عارض میں مد سے قصر اور طول سے توسط اولیٰ ہے۔ ۱۲ منہ



https://alislami.net

انھیں قواعد ثلثہ کے مقابل میں ہوتا ہے۔ جب نون ساکن یا تنوین کے بعد حرف حلقی یا میم ساکن کے بعد علاوہ میم اور با کے کوئی حرف آئے یا لام تعریف کے بعد حرف قمریہ اِبْغِ حَجَّكَ وَخَفْ عَقِيْمَهٗ میں سے کوئی حرف آئے تو ان تینوں حرفوں میں اظہار ہو گا۔

**تنبیه:۔** نون ساکن اور تنوین کے رسم اور اسم میں فرق ہے لیکن ادا میں حقیقۃً یہ بھی نون ساکن ہے اسی وجہ سے بحالت وصل دونوں کا حکم ایک ہے۔

**فائده:۔** نون ساکن کے بعد کا حرف باعتبار مخرج کے ابعد ہو تو اظہار ہوتا ہے اور اقرب ہو تو ادغام ہوتا ہے ورنہ اخفاء ہوتا ہے۔

**فائده:۔** ماسوا حروف قمریہ کے سب حروف شمسیہ ہیں۔

## دسواں سبق

### ادغام کے بیان میں:

ادغام یعنی حرف ساکن کو متحرک میں ملا کر مشدد پڑھنا پہلے کو مدغم اور دوسرے کو مدغم فیہ کہتے ہیں۔ ادغام میں مدغم عین مدغم فیہ ہو تو ادغام تام ہے ورنہ ناقص۔ اگر مدغم اور مدغم فیہ ایک ہی حرف ہو تو ادغام مثلین بطور قاعدہ کلیہ کے ہوگا اور اگر دونوں حرف کا مخرج ایک ہو تو ادغام متجانسین چند حروف مخصوص یعنی (تا) کا دال یا طا میں اور (ثا) کا ذال میں اور (ذال) کا ظا میں اور (با) کا میم میں اور دال کا تا میں اور (طا) کا تا میں ہو گا۔ متجانسین میں صرف (طا) کا تا میں ادغام ناقص ہے اور اگر مدغم مدغم فیہ قریب المخرج ہوں تو ادغام متقاربین بھی چند حروف مخصوص یعنی (لام) کا را میں اور (لام تعریف) کا علاوہ لام کے حروف شمسیہ میں اور (نون) کا ر، ل، م،


https://alislami.net

و، ی میں ہوگا اور متقاربین میں صرف (نون) کا واو، یا میں اور (قاف) کا کاف میں ادغام ناقص ہے لیکن قاف کا کاف میں ادغام تام اولیٰ ہے۔

**فائدہ:۔** بعض نے نون اور میم کے مثلین میں اور (نون) کا میم میں بھی ادغام ناقص کہا ہے۔

## گیارھواں سبق

### اخفاء کے بیان میں:

اخفاء یعنی نون ساکن اپنے مخرج سے ادا ہو مگر ضعیف اور نہ تشدید سنائی دے بلکہ صرف غنہ ادا ہونا چاہیے، جب نون ساکن اور تنوین کے بعد حرف حلقی اور حروف یَرْمَلُوْنَ الف اور با کے علاوہ کوئی حرف آئے تو تو اخفاء کرنا چاہیے۔ لیکن قبل با کے نون ساکن اور تنوین کو میم سے بدل کر اخفاء کرنا چاہیے اور جب میم ساکن کے بعد با آئے تو اظہار سے اخفاء کرنا بہتر ہے لیکن میم کا اخفاء اس طرح کیا جائے کہ میم اپنے مخرج سے ضعیف ادا ہو۔

**تنبیہ:۔** اخفاء اور اقلاب کرتے وقت غنہ ضرور ظاہر کرنا چاہیے، اس کی مقدار ایک الف ہے۔

## بارھواں سبق

### غنّہ کے بیان میں:

غنّہ حقیقت میں تو نون اور میم کی صفت ذاتی ہے جو اُن کے ساتھ ہی ادا ہو جاتی ہے لیکن



https://alislami.net

جب یہ دونوں حرف اخفاء اور ادغام ناقص کی حالت میں اپنے مخرج سے خود ادا ہو مگر ضعیف تو ان کا غنہ حرف فرعی ہو جاتا ہے، اس وقت یہ غنہ اپنے مخرج خیشوم سے کامل بقدر ایک الف ادا ہونا چاہیے مثل غنہ نون اور میم مشدد کے۔

**تنبیہ:۔** نون اور میم کے علاوہ کسی حرف میں غنہ جائز نہیں، حروف مدہ جب ان کے قبل یا بعد آتے ہیں تو یہ غلطی اکثر ہو جاتی ہے۔

## سوالاتِ ماسبق

☆(۱) مد صفات عارضہ کی کون سی قسم ہے؟

☆(۲) مد کے شرائط اور قسمیں بیان کرو۔

☆(۳) حرف مد اور حرف لین کے قصر میں کچھ فرق ہے یا نہیں؟

☆(۴) تجوید اور اظہار میں کیا فرق ہے؟

☆(۵) جس مد میں توسط اور جس مد میں قصر نا جائز ہے اُن مدوں کا نام بتاؤ۔

☆(۶) مد متّصل میں کبھی طول بھی ہو سکتا ہے یا نہیں؟ اس کے اور مد عارض کے توسط میں کیا فرق ہے؟

☆(۷) اظہار کو صفت عارضہ میں کیوں بیان کیا؟

☆(۸) ادغام کی تعریف اور شرط نیز قسمیں بیان کرو۔

☆(۹) اخفاء اور ادغام ناقص، اقلاب اور اخفاء میں کیا فرق ہے؟

☆(۱۰) نون اور میم کے اخفاء میں کچھ فرق ہے یا نہیں؟



https://alislami.net

☆(۱۱)لام تعریف کا حروف شمسیہ میں کون سا ادغام ہے؟

☆(۱۲)فِيْ يَوْمٍ اور قَالُوْا وَهُمْ یا اور واو مثلین ہیں یا نہیں؟ دونوں صورتوں میں ادغام کیوں نہیں ہوتا؟

☆(۱۳)غنہ حرف فرعی کب ہوتا ہے؟ان کے مواقعات بیان کرو۔

☆(۱۴)غنہ کو صفت عارضہ میں کیوں بیان کیا؟

☆(۱۵)صفت عارضہ کی ادا تجوید میں داخل ہے یا تجوید سے خارج؟

## آخری سبق

### قراءت کے بیان میں:

قراءت یعنی قرآن شریف مع رعایت تجوید اور اوقاف کے پڑھنا، اس کی تین قسمیں ہیں:

(۱)**ترتیل:۔** یعنی بہت ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا، اس کو تحقیق بھی کہتے ہیں، لیکن حرکت اور مد میں حد سے زائد زیادتی نہ ہونے پائے اس غلطی کو تطویل کہتے ہیں اور مدوں اور حرکتوں میں آواز مثل حالت لرزہ کے نہ ہونی چاہیے اس کو ترعید کہتے ہیں۔

(۲)**حدر:۔** حدر یعنی بہت تیز پڑھنا اور اگر پڑھنے میں اس قدر تیزی ہوئی کہ حرف یا حرکت صاف سمجھ میں نہ آئے تو اس کو تعجیل کہتے ہیں۔

(۳)**تدویر:۔** یعنی بین التحقیق والحدر پڑھنا۔ بہر حال قرآن پاک نہایت لطافت سے بے تکلف پڑھنا چاہیے۔ چہرہ بنانا یا بگاڑنا کہ دیکھ کر نفرت ہو ٹھیک نہیں۔ جب کلام اللہ پڑھے تو



https://alislami.net

یہ خیال رہے کہ میں دونوں جہاں کے بادشاہ سے ہم کلام ہوں۔

والحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام

علیٰ رسولہٖ محمد واٰلہٖ واصحابہٖ اجمعین۔

# تمت بالخیر

☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامدًا ومصلیًا ومسلمًا امّا بعدُ!

آج یوم دوشنبہ ۱۵/ رجب 1343ھ کو میں نے رسالہ تحفۃ المبتدی کو اول سے آخر تک دیکھا، جو واقعی مبتدی فن تجوید کے لیے تحفہ ہے کہ اس میں تجوید کے ضروری مسائل اکثر ہیں مگر نہایت معتبر اور مختصر ہیں گویا دریا کو کوزہ میں بھر دیا ہے جس کو یاد کرنا آسان۔ پھر عنوان بیان اس درجہ آسان کہ مبتدی کو اس کا سمجھنا اور سمجھانا ایک معمولی بات ہے۔ اللہ پاک اس کو نافع فرمائے اور اس کے مؤلف کو دارین میں جزائے خیر دے اور ہمیشہ فائز المرام رکھے۔ آمین۔

**کتبہ**

ضیاء الدین احمد غفرلہ الہ آبادی



https://alislami.net